© rasailojaraid.com

دل کی بات

بلدیاتی الیکشن اپنے انجام کو پہنچے اور مسلم لیگ کو کامیابیوں کے جھومر سے سجا گئے۔ ہر چند کہ انتخاب سے پہلے یہ ناقوس بجایا گیا کہ بلدیاتی انتخاب قطعاً غیر جماعتی ہوں گے مگر انتخابات کے نتائج کی نشرواشاعت میں یہ بات نمایاں طور پر سامنے آئی کہ پیپلز پارٹی کی اتنی سیٹیں اور مسلم لیگ کی اتنی۔ وہ مکروہ تقسیم جو سیاست کے افق پر عفریت بن کے چھائی ہوئی ہے وہ کسی طور بھی موجودہ الیکشن میں مٹائی نہیں جاسکی حکمرانوں اور سیاستدانوں کا یہ دعویٰ بھی سابقہ دعووں کی طرح بے روح تھا اور یہ بات مزید واضح ہو گئی کہ اس ملک میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی پیدا کردہ مکروہات سے امت کی گلو خلاصی کیلئے اس نظام کو بہر نوع تبدیل کرنا ہوگا ورنہ یہ تلخیاں مزید بڑھتی رہیں گی اور تقسیم در تقسیم کے سیاسی عمل بد سے قومی تفریق، انتشار، مخالفت اور نزاع کی راہیں وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائیں گی عوام یونہی لڑتے رہیں گے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکتی رہے گی اور کشت و خون ہوتا رہے گا۔ سابقہ انتخابات کی طرح موجودہ انتخابات میں بھی ۱۴ مسلمان الیکشن کی بھینٹ چڑھ گئے اور سیکڑوں مسلمان زخمی حالت میں ہیں گویا سیکڑوں خاندان اجڑ گئے کئی گھروں کے چراغ بجھ گئے اور ہنستے کھیلتے گھر ماتم کدوں اور ویرانوں میں بدل گئے ہم ہمیشہ سے اس سیاسی سسٹم کی مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں کہ وہ لوگ جنہیں نیک و بد کی تمیز نہیں جنہیں خیر و شر کا شعور نہیں جو نہیں جانتے کہ حقوق اور غصب و نہب میں کیا فرق ہے انہیں مفادات کی بھٹی میں جھونک کر کندن نہیں بنایا جاسکتا۔ جمہوریت کا انتخابی سسٹم ہی ایسی بنیادیں فراہم کرتا ہے جو ہر قسم کے شعور کو جہالت اور تعصبات کی وادی میں دھکیل دیتا ہے۔ جب ہر امیدوار اپنی گفتگو کا آغاز ہی اس بات سے کریگا کہ میرا حریف انتہائی برا شخص ہے اور جہان بھر کی برائیاں اس میں پائی جاتی ہیں تو شعور کہاں سے بیدار ہوگا جب انتخابی حربوں میں جھوٹ، خیانت، تہمت، الزام و دشنام، تکبر غرور، خوف، ہراس پیدا کیا جائے گا تو شعور نامی چیز کہاں ملے گی اور جب گفتگو کرتے کرتے بات کلاشنکوف تک جا پہنچے گی تو شعور زندہ بھی رہ سکے گا؟ اور جب خواص، عوام میں ووٹ کو دولت کے نعم البدل کا ثمر بنا دیں گے تو شعور کی تربیت کون دیگا؟ ان رذالتوں کے باوجود سیاسی مچھندر یہ رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ انتخابی عمل ووٹر کو شعور دیتا ہے اور یہ تربیتی اور عبوری عمل جمہوریت کیلئے ناگزیر ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کب تک یونہی سہاگ اجڑتے رہیں گے گھر ویران ہوتے رہیں گے اور بستیاں کھنڈر بنتی رہیں گی؟ وہ علماء جو اسلام کی تگ و تاز چھوڑ کر میدان سیاست کی معرکہ آرائی میں الجھ کے رہ گئے ہیں ہم ان سے بجا طور پر پوچھ سکتے ہیں کہ جو لوگ اس سیاست بازی کی بھینٹ چڑھ کر سیاستدانوں کی دکان چمکا گئے ہیں ان کا قتل کس کے ذمہ ہے؟ ان کی موت کس درجہ کی ہے؟ ان کو کس نام سے یاد کیا جائے؟ وہ آخرت میں کس مرتبہ و مقام کے مستحق ہیں؟ قرآن و حدیث کی رو سے ہمارے معاشرے میں ان کا کیا رتبہ ہے؟

سندھ

سندھیوں کا کہنا ہے سندھ جنوبی ایشیا میں باب الاسلام کی حیثیت رکھتا ہے سندھ نے محمد علی جناح کو

© rasailojaraid.com